بسم اللہ الرحمن الرحیم

جرأت سے عاری پاکستانی حکمران مذاکرات کے ذریعے دنیا کی واحد مسلم ایٹمی طاقت کی دہلیز پر امریکی افواج کی مستقل موجودگی کو یقینی بنا رہے ہیں

ماضی کی برطانوی سلطنت اور سوویت روس کی طرح آج امریکہ بھی یہ جان گیا ہے کہ وہ افغانستان کے سخت جان اور نہ جھکنے والے مسلمانوں کے خلاف عسکری کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اب امریکہ مذاکرات کے ذریعے سیاسی فتح حاصل کرنا چاہتا ہے، ایک ایسی فتح جو دنیا کی واحد مسلم ایٹمی طاقت کی دہلیز پر اس کی افواج، انٹیلی جنس اور نجی افواج کی مستقل موجودگی کو یقینی بنادے۔ امریکی فوج کے حالیہ محدود حملوں کا مقصد بھی افغانستان میں امریکہ کے خلاف لڑنے والے مسلمانوں کو مذاکرات پر مجبور کرنا ہے۔ 22 اگست 2017 کو امریکہ کے سیکریٹری خارجہ ریکس ٹِلرسن نے اعلان کیا کہ، "میں یہ سمجھتا ہوں کہ صدر (ٹرمپ) نے ان تمام (عسکری) کوششوں کی منظوری اس مقصد سے دی ہے کہ طالبان پر دباؤ ڈالا جائے، طالبان کو یہ سمجھادیا جائے کہ تم میدان جنگ میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ شاید ہم نہ جیت سکیں لیکن تم بھی جیت نہیں سکوگے۔ آخر کار، ہمیں مذاکرات کی میز پر آنا ہی پڑے گا۔۔۔"۔

ٹِلرسن کے ڈھائی گھنٹے پر محیط افغانستان کے "سرکاری دورے" سے اس بات کی مزید تصدیق ہوگئی کہ امریکہ مذاکرات کے لیے کس قدر بے چین ہے۔ اس دورے میں وہ افغان مسلمانوں کے حملے کے خوف سے دارالحکومت کابل تک جانے کی ہمت نہ کر سکا اور اس نے بگرام فوجی اڈے پر ہی بغیر کھڑکی کے ایک بنکر میں چھپ کر کٹھ پتلی افغان صدر سے ملاقات کی۔ 23 اکتوبر 2017 کو اسی دورے کے دوران ٹِلرسن نے کہا، "ہم سمجھتے ہیں کہ طالبان میں معتدل افراد بھی موجود ہیں، وہ افراد جو جنگ ہمیشہ کے لیے جاری رکھنا نہیں چاہتے۔۔۔۔ اگر وہ حکومت کا حصہ بننا چاہیں تو ان کے لئے جگہ موجود ہے"۔

مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور انہیں مذاکرات کو بطور حل قبول کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے پاکستان کے حکمران مذاکرات کی تجویز کو ایسے پیش کر رہے ہیں جیسا کہ یہ ان کے غیر ملکی آقاؤں کی نہیں بلکہ خود ان کی اپنی تجویز ہے۔ 27 ستمبر 2017 کو بی بی سی کے پروگرام "ہارڈ ٹاک" کو انٹرویو دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ خواجہ آصف نے اعلان کیا، "ہماری تجویز کے مطابق اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے سیاسی راستہ اپنانا ہوگا، یعنی سیاسی حل نہ کہ عسکری حل"۔

یہ امریکی ایجنٹوں کی ایک پرانی روایت ہے کہ وہ امریکی منصوبوں کو ایسے پیش کرتے ہیں جیسا کہ یہ مسلمانوں کے مفاد میں ہیں اور ان کے اپنے اذہان کی پیداوار ہیں۔ اس کا مقصد صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہوتا ہے تاکہ ایجنٹ اور کٹھ پتلی حکمران امریکی مفادات کے حصول کو یقینی بنا سکیں جن مفادات کو امریکہ محض اپنے بل بوتے پر کسی صورت حاصل نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جب امریکہ کو سات سمندر پار سے افغانستان پر قبضہ کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی تو مشرف نے "سب سے پہلے پاکستان" کا نعرہ لگاتے ہوئے، امریکہ کو انٹیلی جنس اور ہوائی اڈے فراہم کیے۔ اس کے بعد جب محض روایتی ہتھیاروں سے لیس لیکن جوش اور جذبے سے سرشار مسلم جنگجوؤں نے امریکہ کی بزدل افواج کے چھکے چھڑا دیے تو کیانی اور راحیل نے ہماری انتہائی قابل اور طاقتور مسلح افواج کو قبائلی علاقوں میں افغان مسلم جنگجوؤں کی نقل و حرکت کو روکنے کے لیے روانہ کیا اور دعویٰ یہ کیا کہ امریکہ کی بھڑکائی ہوئی صلیبی جنگ دراصل "ہماری جنگ" ہے۔

اور اب، جنرل باجوہ اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت افغان مسلمانوں پر ہمارے علماء اور انٹیلی جنس کے اثر و رسوخ کو استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ افغان جنگجو امریکہ کے ساتھ بات چیت کا آغاز کریں۔ مذاکرات کا یہ عمل ایک سیاسی جال ہے جس کے ذریعے واشنگٹن وہ کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے جو وہ میدانِ جنگ میں کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ پاکستان کے کمزور حکمران ایک ایسے وقت میں زخمی امریکہ کی مدد کر رہے ہیں کہ جب اس کی معیشت تنزلی کا شکار ہے، اُس کی شکستہ دل فوج میدان چھوڑ کر بھاگنے کے لیے تیار بیٹھی ہے اور وہ اپنی عالمی حیثیت کھوتا جا رہا ہے۔ اور موجودہ حکمران امریکہ کو "سلطنتوں کے قبرستان" افغانستان میں دفن ہونے سے بچانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ صلیبی امریکہ، خبیث ہندو ریاست کو افغانستان میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے ہر طرح کی مدد فراہم کر رہا ہے کیونکہ ہندو ریاست کو اِس خطے کی طاقتور ترین ریاست بنانا امریکی منصوبے کا حصہ ہے۔ تو خطے میں ناپاک بھارتی اثر و رسوخ ختم کرنے کیلئے امریکی وجود کا خاتمہ کرنے کی بجائے جرأت سے عاری یہ حکمران مذاکرات کے ذریعے خطے میں امریکہ کی مستقل موجودگی کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو اور خصوصاً علماء اور انٹیلی جنس والو!

پاکستان کے جرأت سے عاری حکمران افغان مسلمانوں کو ہتھیار ڈال دینے اور صلیبیوں کے ساتھ مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کے لیے اس طرح راضی کر رہے ہیں جیسے اس میں مسلمانوں کی فتح ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **مَا تَرَكَ قَوْمٌ الْجِهَادَ إِلاَّ ذُلُّوا** "جس قوم نے جہاد چھوڑا وہ ذلیل و رسوا ہوئی" (احمد)۔

اسلام کی پوری شاندار تاریخ سے یہ واضح ہے کہ جب مسلمانوں نے جہاد جاری رکھا تو وہ جنگی لحاظ سے انتہائی کمزور ہونے کے باوجود عزت دار رہے اور اُن کا دشمن طاقتور ہونے کے باوجود بالآخر ذلیل ورسوا ہوا۔

آپ سب پر لازم ہے کہ مذاکرات کی ہر قسم کی کوششوں کو مسترد کردیں اور جرأت سے عاری حکمرانوں کی اطاعت سے انکار کردیں جو مسلمانوں کو اللہ کی راہ میں جہاد سے روکنے کی کوشش کررہے ہیں تاکہ کافر استعماری طاقت کو ذلت ورسوائی سے بچا سکیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خبردار کیا ہے کہ، **إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ** "بے شک یہ کافرلوگ اپنے مال کو اس لیے خرچ کررہے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکیں"(الانفال:36)۔لٰہذا آپ مذاکرات کو مسترد کردیں، دھوکے پر مبنی اس امریکی منصوبے کو تار تار کردیں تاکہ ٹرمپ کی افواج خطے سے مکمل ذلت ورسوائی کے ساتھ اس طرح نکلیں کہ پھر وہ دوبارہ ہمارے خطے میں آنے کی ہمت نہ کریں بالکل ویسے ہی جیسا کہ اس سے پہلے برطانوی سامراج اور سوویت روس کا حشر ہوا تھا۔

اے افواج پاکستان میں موجود مسلمانو!

جرأت سے عاری یہ قیادت ہمارے اوپر سب سے بڑا بوجھ ہے جو اپنی ذاتی دولت میں اضافے کی خاطر ہمارے دشمنوں کو ہمارے ہی وسائل اور صلاحیتوں کے ذریعے مضبوط کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ یہ بڑی طاغوتی قوتوں کے اتحادی بنتے ہیں جبکہ یہ اتحاد ہماری معیشت کی تباہی،عدم تحفظ اور خارجہ تعلقات میں ذلت ورسوائی کا موجب بنتا ہے۔ بڑی طاقتوں سے فوجی اتحاد کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہماری افواج اور انٹیلی جنس ان بڑی طاقتوں کے مفادات کو پورا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں،اور اس کا ثبوت کئی دہائیوں سے امریکہ کے ساتھ فوجی اتحاد اور اب حالیہ دنوں میں روس کے ساتھ فوجی اتحاد ہے۔ معاشی اتحاد کے نتیجے میں ہم سودی قرضوں کے دلدل میں ڈوب جاتے ہیں، ہمارے وسائل پر غیر ملکی قابض ہو جاتے ہیں، ہماری معیشت پر غیر ملکی اثر ورسوخ قائم ہو جاتا ہے،اور اس کا ثبوت کئی دہائیوں سے امریکہ کے ساتھ معاشی اتحاد اور اب حالیہ دنوں میں چین کے ساتھ معاشی اتحاد ہے۔ اور سیاسی اتحاد کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ استعماری طاقتیں اپنے ناکام ہوتے منصوبوں کو سہارا دینے اور انہیں قانونی جواز فراہم کرنے کے لیے ہمارے بے پناہ علاقائی اثر ورسوخ کو استعمال کریں جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خبردار کیا ہے، **الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا** "جن کی حالت یہ ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا یہ ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟(تو یاد رکھیں کہ)عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے"(النساء:139) ۔

مسلمانوں کے لئے طاقت کے حصول کا صرف ایک ہی یقینی رستہ ہے اور وہ ہے اسلام اور نبوت کے طریقے پر خلافت کا قیام۔ سیاسی لحاظ سے صرف خلافت ہی موجودہ مسلم ریاستوں کو یکجا کرے گی اور ان کے درمیان موجود سرحدوں کو ختم کرے گی جو کہ دشمنوں کے سامنے مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ ہیں۔ معاشی لحاظ سے صرف خلافت ہی امت کے وسیع اور عظیم وسائل کو ایک واحد بیت المال کے تحت اکٹھا کرے گی۔اور خلافت مسلمانوں کی افواج کو ایک خلیفہ راشد کی قیادت میں یکجا کرے گی اور اس طرح وہ دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پہنچ اور رسائی رکھنے والی فوج بن جائے گی۔

طاقت کے حصول کا صرف ایک ہی یقینی راستہ ہے اور اس کی جانب پہلا قدم اٹھانے کا ذریعہ آپ ہیں۔ پاکستان کی مبارک سرزمین پر نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کو نُصرہ فراہم کریں،تاکہ امت کو وہ مضبوط قلعہ مل جائے جو اِن کی وحدت کا مرکز بن جائے۔ سوچیں اگر ہمارا دشمن چھوٹے چھوٹے مسلمان عسکری گروہوں سے خوفزدہ ہو کر لرز رہا ہے اور مذاکرات کی بھیک مانگ رہا ہے، تو اُس وقت اُس کا کیا حال ہو گا جب اُسے ایسی حالت میں آپ کا سامنا کرنا پڑے گا کہ آپ ایک خلیفہ راشد کی قیادت میں یکجا ہوں گے؟! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، **فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ** "پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی بلند وغالب رہو گے،اور اللہ تمہارے ساتھ ہے،اور وہ تمہارے اعمال ہرگز ضائع نہیں کرے گا"(محمد:35)

18صفر1439ہجری

7نومبر 2017

حزب التحریر

ولایہ پاکستان